دشمن کافروں میں بھی رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی شخصیت معروف تھی۔ کفار اور ان کا سردار ابوسفیان بھی سمجھتا تھا کہ یہ دونوں قصر امت اسلامیہ کے رکن رکین ہیں۔ اور ان کی اہمیت غیر معمولی نوعیت کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابوسفیان نے آپ تینوں کے علاوہ اور کسی کا نام نہ لیا۔ اور ان کے قتل کو ہبل پرستی کی سربلندی کا باعث قرار دیا۔

جنگ احد ہی کے سال رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ سے نکاح کیا۔ اور آپؓ کو نبی اکرم ﷺ کا خسر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

واقعہ بنی نظیر میں آپ ﷺ معاملے میں استعانت کے لیے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو ساتھ لے گئے۔ غزوہ احزاب میں خندق کے ایک حصہ پر حضرت عمرؓ متعین تھے۔ چنانچہ یہاں ان کے نام کی ایک مسجد آج بھی سلع پہاڑی کے دامن میں منجملہ مساجد کے موجود ہے۔ جنگ احزاب کے دوران آپؓ کی عصر کی نماز بوجہ مصروفیت قضا ہوگئی۔ جس کا تذکرہ آپؓ نے رسول اکرم ﷺ سے کر دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بھی ابھی تک نہیں پڑھی ہے۔ [بخاری، مسلم]

واقعہ حدیبیہ میں بوقت روانگی از مدینہ منورہ نبی ﷺ کے حکم سے صحابہ کرامؓ بغیر ہتھیار کے روانہ ہوئے۔ ذوالحلیفہ پہنچ کر آپؓ نے مشورہ دیا کہ اس طرح نہتے چلنا مصلحت نہیں ہوگی۔ اور ہتھیار ساتھ لے جانے کا مشورہ دیا، جسے نبی ﷺ نے قبول کیا۔ حدیبیہ کے مقام پر پہنچ کر آپ ﷺ نے عمرؓ کو سفارت کے لیے موزوں سمجھ کر بھیجنا چاہا، مگر بعد ازاں یہ مصلحت سامنے آئی کہ حضرت عمرؓ کے خاندان بنو عدی میں آپؓ کا کوئی حامی نہیں۔ اور عددی لحاظ سے وہ بنو امیہ سے قلت میں بھی ہیں۔ اور حضرت عثمانؓ کو بھیجا گیا، کیونکہ عثمان غنیؓ کے قریش پر بہت سارے احسانات تھے۔

اس صلح کے بعض نکات پر آپؓ سخت بے چین ہوئے؛ کیونکہ ان نکات کی روشنی میں آج کے بعد مکہ مسلمان ہو کر آنے والوں کو واپس بھیجا جانا تھا، اور عملاً حضرت ابوبصیرؓ اور ابوجندلؓ واپس کر دیے گئے۔ آپؓ نے اپنی بے چینی کا اظہار نبی ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ کے پاس جا کر بھی کیا۔ بعد میں آپؓ کو اس طرز گفتگو پر شدید ندامت ہوئی اور کفارہ کے لیے روزے رکھے، نفلیں پڑھیں، خیرات دیے، غلام آزاد کیے۔ اس صلح میں جن اکابر صحابہؓ کے دستخط ہیں، ان میں آپؓ بھی شامل ہیں۔

❀❀❀❀❀

"اعزازی" قارئین سے گزارش

محترم المقام اعزازی قارئین سے خصوصاً التماس ہے کہ سالانہ ایک دفعہ التراث کی کسی علمی یا فنی غلطی کی اصلاح کے ذریعے ہماری رہنمائی کیجیے۔ جزاکم اللہ خیرًا بصورتِ دیگر رسالہ جاری رہنا مشکل ہوگا۔ ادارہ التراث

سچی خوشی کا راز

ہاجرہ مہدی

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو خوبصورت اور حسین رنگوں سے سجایا۔ ہرے بھرے کھیت، پھولوں سے مہکتے باغ اور خوبصورت رنگوں سے مزین چرند و پرند، جن کو دیکھ کر بے اختیار اپنے رب کریم کی ثنا کرنے کو دل چاہتا ہے؛ مگر افسوس کہ رب کریم کی بنائی ہوئی اس خوبصورت دنیا کو ہم اپنے بدصورت رویوں سے بدنما بناتے جارہے ہیں۔ لوگ خوبصورت اور حسین نظر آنے کے لیے بڑی جتن کرتے ہیں۔ خواتین اس معاملے میں زیادہ حساس ہوتی ہیں اور نکھارِ حسن کے لیے قدیم وجدید نسخے آزماتی ہیں۔ یہ ساری کوششیں اپنی جگہ درست؛ مگر اصل خوبصورتی یہ ہے کہ ہمارے اندر نیک جذبات سے لبریز ایک "دل" ہو...... مثبت سوچوں سے بھرپور "دماغ" ہو...... صبر اور شکر سے معمور "جسم وجان" ہو...... جو چہرے سے خود بخود عیاں ہوتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا وجوہات اور اسباب ہیں جو انسان کو خوبصورت ہونے کے باوجود بدنما بنا دیتے ہیں؟ جواب یہ ہے کہ اگر دل بدصورت ہو، ناشکرا اور بغض وعناد سے لبریز ہو، تو چہرے پر اس کا عکس پھٹکار کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ جو دل کدورت، نفرت، حسد اور جھوٹ سے بھرپور ہو، تو اس کے حسن کو یہ تمام عوامل باہم مل کر غارت کر دیتے ہیں۔

"انسانی شخصیت" اچھائیوں اور برائیوں کا مجموعہ ہے۔ اگر وہ خوش خلقی اور حقوق العباد کے احساس جیسے جذبات سے پُر ہوگی، تو یقیناً جلد ہی دوسروں کے دل میں اپنا احترام وعزت بنالے گی۔ حسن اخلاق انسانیت کی اعلیٰ ترین قدروں سے آشنائی کا نام ہے۔ "انسان" نے بعض رویوں اور افکار کی ہمیشہ قدر اور تعظیم کی ہے۔ یہ بات اس معاشرے کے لیے انتہائی تباہ کن ہوگی جو اِن سنہری انسانی اقدار کو صرف دانشمندوں، عالموں اور اساتذہ تک محدود کر دے۔ اکثر لوگ اپنی کمزوریوں اور خامیوں پر یہ کہہ پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم انسان ہیں فرشتہ نہیں، یا ہم کوئی عالم تو ہیں نہیں۔ ایسے جملے ادا کر کے لوگوں کو اپنی طرف سے مطمئن کر دیتے ہیں۔ اگر نیکی واچھائی اور حسن سلوک وسچائی کو صرف علماء اور اساتذہ تک محدود کر دیا جائے تو سوچیے کہ ایسے لوگوں کی تعداد کتنی ہوسکتی ہے؟! کسی بھی معاشرے کے خدوخال چند افراد کی خوبیوں سے نہیں پہچانے جاتے؛ بلکہ اس کے لیے اکثریت کے مجموعی رویے دیکھے جاتے ہیں۔

ہم اپنے معاشرے کی ابتری، بدحالی اور بداعمالی کو دیکھ کر جلتے کڑھتے رہتے ہیں؛ مگر اتنی ہمت نہیں کرتے کہ آگے بڑھ کر ان کی اصلاح کریں۔ اس راہ کی بنیادی رکاوٹ ہر شخص کی یہی شکایت ہے: "میں اکیلا کیا کرسکتا ہوں؟!" یہ نہیں سوچتے